سوال

(338) بیوی کو ماں، بہن کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کو تین دفعہ ماں، بہن کہہ دیا ہے کیا ایسے کلمات کہنے سے طلاق ہوجاتی ہے، اگر ہوجاتی ہے تو رجوع کی کیا صورت ہوگی؟ کتاب وسنت کی روشنی میں میری مشکل حل کرنے میں مدد کریں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرب معاشرہ میں بسا اوقات یہ صورت پیش آتی تھی کہ جب میاں بیوی کا کسی معاملہ میں جھگڑا ہوجاتا تو خاوند غصہ میں آکر کہتا: ''تو میرے لئے میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے۔'' مطلب یہ ہوتا ہے کہ تجھ سے مباشرت کرنا میرے لئے ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے مباشرت کروں۔ اسے شریعت کی اصطلاح میں ''ظہار'' کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں بھی بہت سے نادان لوگ بیوی سے لڑ کر اسے ماں، بہن اور بیٹی سے تشبیہ دے بیٹھتے ہیں مطلب یہ ہوتا ہے کہ گویا آدمی اب اسے بیوی نہیں بلکہ ان عورتوں کی طرح سمجھتا ہے جو اس کے لیے حرام ہیں۔ اس فعل کا نام ''ظہار'' ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی بات کو ناپسندیدہ اور جھوٹی بات قرار دیا ہے اور کفارہ کے طور پر اس کی کچھ سزا بھی رکھی ہے، جس کی تفصیل سورۂ مجادلہ میں بیان ہوئی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی بیوی کو ایسے کلمات کہنا ایک بہت بڑا گناہ اور حرام فعل ہے۔ اس کا مرتکب سزا کا حق دار ہے۔ لیکن جو شخص اپنی بیوی کو ماں یا بہن کہہ دیتا ہے تشبیہ وغیرہ نہیں دیتا کیا یہ صورت بھی ظہار ہوگی یا نہیں؟ اس میں کچھ اختلاف ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اپنی بیوی کو بہن کہہ کر پکار رہا تھا۔ اس پر آپ نے بطور غصہ فرمایا: ''کیا یہ تیری بہن ہے؟'' آپ نے اسے ناپسند کرتے ہوئے منع فرمایا ہے۔ [ابوداؤد، الطلاق: ۲۲۱۰]

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی کو ماں یا بہن کہنے سے ظہار تو نہیں ہوتا، البتہ سخت بے ہودہ بات ضرور ہے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہیے، البتہ مالکی حضرات اسے بھی ظہار قرار دیتے ہیں۔ حنابلہ کے ہاں اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگر ایسے کلمات بحالت غصہ کہے جائیں تو ظہار ہوگا۔ اگر پیار و محبت کی بات کرتے ہوئے ایسے کلمات کہہ دیے جائیں تو انتہائی ناپسندیدہ حرکت ہے لیکن اسے ظہار نہیں قرار دیا جائے گا۔ صورت مسؤلہ میں خاوند نے اپنی بیوی کو ماں، بہن کہا ہے۔ ہمارے نزدیک یہ ظہار نہیں ہے کیونکہ اس نے ابدی محرمات میں سے کسی عورت کے کسی ایسے عضو کے ساتھ تشبیہ نہیں دی، جس پر اس کا نظر ڈالنا حرام تھا۔ طلاق تو کسی صورت میں نہیں ہے چونکہ سائل نے ایک بے ہودہ اور ناپسندیدہ بات کہی ہے، اس لئے اسے چاہیے کہ اس گناہ کی تلافی کے لئے صدقہ وخیرات کرے اور آئندہ ایسی حرکت کرنے سے توبہ کرے، کیونکہ ایسا کرنا مؤمن کی شان کے خلاف ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:353